بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

افراد جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے دعا کرنا اور اس کے آگے جھکنا اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 12 رمئی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

انسان کی زندگی میں بہت سے مسائل آتے ہیں، بہت سی دنیاوی مشکلات میں سے انسان گزرتا ہے ایسے حالات آتے ہیں جہاں سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ یا تو دنیا دار رو پیٹ کر ایسے حالات میں یہ نقصان برداشت کر لیتا ہے۔ یا بعض ایسے ہوتے ہیں جو دنیاوی نقصانوں کو برداشت نہ کرتے ہوئے دماغی توازن ہی کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو جان مال کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے یا ذہنی اذیتوں سے گزرنا پڑتا ہے یا جسمانی اذیتیں مار دھاڑ کی صورت میں برداشت کرنی پڑتی ہیں صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی نبی اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے پر وہ لوگ ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ سے دعا ضرور کرتے ہیں کہ اے اللہ اب جبکہ ہم پر یہ سب کچھ تیرے بھیجے ہوئے کو ماننے کی وجہ سے وارد کیا جا رہا ہے تو ہمارے صبر کی طاقتوں کو بھی بڑھا اور خود ہی ہماری مدد کو آ اور ان ظالموں کے ظلموں سے ہمیں بچا۔ تیری خاطر جس امتحان سے ہم گزر رہے ہیں اس میں ثبات قدم بھی عطا فرما۔ احمدی مسلمان وہ ہیں جو مسیح محمدی کو ماننے کی وجہ سے عملاً اس حالت سے گزر رہے ہیں جو دوسروں کے لئے شاید مذہبی مظالم کے پرانے واقعات اور داستانیں ہوں۔ بعض اور گروہ اور فرقے بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی مذہب کی وجہ سے مخالفتوں اور دشمنیوں کا سامنا کر رہے ہیں لیکن یہ سب لوگ جو ہیں یہ جماعتیں یا گروہ اپنے مخالفین اور دشمنوں سے موقع ملنے پر اسی طرح ظلم کر کے بدلہ بھی لے لیتے ہیں جس طرح کے ظلم ان پر ہوئے ہوتے ہیں، لیکن احمدی ہی ہیں جو مؤمن ہونے کا نمونہ دکھاتے ہوئے، قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتے ہوئے، ظلموں پر صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ پس یہ ایک بہت بڑا فرق ہے احمدی مسلمانوں میں اور دنیا کے دوسرے لوگوں میں۔ ہم وہ لوگ ہیں اور ہمیں ہونا چاہئے ایسا کیونکہ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے جو دنیاوی آزمائشوں اور مخالفین کی دشمنیوں سے نہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے والے ہیں اس وجہ سے نہ اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے ہیں۔ ہم اس بات کا ادراک رکھنے والے ہیں کہ ہمارے دکھوں کا مداوا صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ہمیں تکلیف کے

وقت دنیاداروں کے سامنے نہیں بلکہ سب طاقتوں کے مالک خدا کے سامنے جھکنا ہے اس سے مدد مانگنی ہے۔ وہی ہے جو ہمیں ہمارے صبر اور دعا کی وجہ سے ہمیں ان مشکلات سے نجات دلانے والا ہے اور نجات دلائے گا انشاء اللہ۔

پس یہ ہے ہمارا وہ رحیم و کریم خدا جو ایک مؤمن کو ذرا ذرا سی بات پر نوازتا ہے ایک صابر اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے مؤمن کے لئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبریاں ہی خوشخبریاں ہیں۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبر اور دعا کی اہمیت بتاتے ہوئے اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں بہنے والا قطرۂ خون اور رات کے وقت نفل پڑھتے ہوئے خشیت باری تعالیٰ کے نتیجہ میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے۔

پس چاہے ذاتی معاملات ہوں جن کی وجہ سے کسی سے نقصان پہنچ رہا ہو یا جماعتی معاملات ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اگر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول بیان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے اور جسے خدا تعالیٰ عزت بخشے اس سے بڑا اس کے لئے ایک بندے کے لئے کیا اعزاز ہو سکتا ہے۔ پس آجکل جو جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف ممالک میں سختی پریشانی اور تکلیف کے حالات ہیں اس پر ہمارا کام ہے کہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔ وہی ہے جو ائمۃ الکفر کو پکڑ کر ہمیں ان سے بچانے کی ان کے مکروں سے بچانے کی ان کی تدبیروں سے بچانے کی سب سے زیادہ طاقت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب ہم اس شخص کی بیعت میں آ کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آیا ہے تو ہمیں بھی اپنوں اور غیروں سب کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ غیر تو اس وقت کھل کر اس طرح مخالفت دنیا کے اکثر ممالک میں نہیں کرتے جس طرح اسلام کے پہلے دور میں مسلمانوں کو ان مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا بلکہ یہ لوگ جو غیر مسلم ہیں اگر وہ مخالفت کرتے ہیں تو بڑے طریقے سے اور بڑا سوچ سمجھ کر۔ ان لوگوں کا بھی دفاع ہم نے کرنا ہے اسی طریقے سے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ہتھیار اسلام کے مخالفین اسلام کو ختم کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں وہی ہم نے کرنے ہیں اور وہ لٹریچر اور تبلیغ کا ہتھیار ہے۔ جب غیر مسلم دنیا میں اسلام پھیلنا شروع ہوگا تو پھر غیر مسلم ممالک بھی جماعت کی مخالفت کریں گے۔ ان کو پتا لگ رہا ہے کہ یہ اسلام جو حقیقی اسلام ہے جو جماعت احمدیہ جس کی تبلیغ کرتی ہے اور پھیلا رہی ہے یہ ایک وقت میں غلبہ حاصل کرلے گا اور یہ حقیقی اسلام مقدر ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی پھیلنا ہے لیکن اس وقت ملاں جو ہے ہر جگہ مخالفت میں پیش پیش ہے۔ اسی طرح ظلم کر رہے ہیں جس طرح پرانے زمانے میں مذاہب پر کئے گئے۔ سیاستدان بھی ووٹ اور سستی شہرت کے لئے ان کے پیچھے چلتے ہیں ورنہ ان لوگوں کو تو مذہب کی الف ب کا بھی نہیں پتا۔ لیکن اسلام کی غیرت کے نام پر احمدیوں پر حملے ضرور کرتے ہیں یا اسمبلیوں میں قانون پاس کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھی کشمیر میں آجکل اسمبلی میں پاکستانی ملاں کے زیر اثر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد پیش کر رہے ہیں بلکہ پیش ہوئی ہے۔ بہر حال یہ لوگ جو کچھ بھی کرنا چاہیں کرلیں پاکستان کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر کیا حاصل کر لیا کون سی جماعت کی ترقی رک گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت تو نئی سے نئی وسعتوں کو حاصل کرتی چلی جارہی ہے لیکن افراد جماعت کو

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے دعا کرنا اور اس کے آگے جھکنا اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی۔

پھر الجزائر میں مخالفت ہے۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں مسلسل مخالفت چلتی رہتی ہے انڈونیشیا میں چلتی ہے عرب ممالک میں چلتی ہے۔ گذشتہ دنوں بنگلہ دیش میں ایک جگہ جس کا نام شبھائی ہے ضلع میمن سنگھ کا یہ قصبہ ہے یہاں کی ہماری مسجد پر حملہ کیا مولویوں نے اور ہمارے مربی مستفیض الرحمن صاحب کو شدید زخمی کر دیا چاقوؤں اور خنجروں کے وار کر کے۔ اتنے کاری اور شدید وار کئے کہ سارا جسم ان کا چھلنی کر دیا۔ پیٹ میں بھی ایسی جگہ وار ہوئے ہیں کہ گردہ بھی ان کا باہر آ گیا۔ گردن پر وار تھے بس شہ رگ کٹنے سے بچ گئی لیکن ہر جگہ سے دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ خون کے فوارے نکل رہے تھے بہر حال پولیس پہنچ گئی موقع پر انہیں اور ہسپتال پہنچایا جماعت کے افراد بھی پہنچ گئے خدام بھی فوراً پہنچے جنہوں نے خون دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ہسپتال پہنچ گئے جہاں اچھے ڈاکٹر بھی تھے اور اچھا علاج بھی ہوتا رہا۔ کئی گھنٹے کا ان کا آپریشن ہوا بہر حال کل تک کی جو اطلاع ہے اس کے مطابق stable تو ہیں لیکن ابھی حالت خطرے سے باہر نہیں۔ گو کہ تھوڑی سی ہوش میں بھی آ گئے ہیں اور ہوش میں آنے کے بعد بول تو نہیں سکتے تھے لیکن کاغذ قلم لے کر انہوں نے لکھ کر جو باتیں کی ہیں اس میں بھی ایک مؤمن کی شان ہے کہ دوسروں کی فکر ہے اور لکھ کر یہی دیا کہ فلاں مربی صاحب کی حفاظت کا انتظام رکھیں کیونکہ ان کو بھی خطرہ ہے یا اپنے والدین کی فکر کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی بھی عطا فرمائے اور کامل اور جلد شفاء عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ بعض لوگوں کے بارے میں مجھے شکایات ملتی ہیں بعض لوگوں کو یا سوشل میڈیا پر مولویوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یا بعض دفعہ ان سے مناظرہ کرتے ہوئے ایسی سخت زبان استعمال کرتے ہیں جو احمدی کے شایان شان نہیں ہے اور بعض لکھنے والے مجھے لکھتے ہیں کہ احمدیوں کے منہ سے ایسی گندی گالیاں اور ایسی گفتگو سن کر بڑی پریشانی ہوتی ہے جو ان لوگوں کے منہ سے اپنے مخالفین کے لئے نکل رہی ہوتی ہیں۔ اگر تو یہ بات سچ ہے تو پھر میں ایسے احمدیوں سے کہوں گا کہ بہتر ہے وہ تبلیغ نہ کیا کریں۔ یہ تبلیغ ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنانے والی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامے کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آ جاتی ہے۔ تو ہمارے لئے تو یہ تعلیم ہے کہ گالیاں بھی ہیں تو نرمی سے جواب دو۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر دیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر یہ صحیح ہے کہ سوشل میڈیا پر بعض احمدی چڑ کر غلط رنگ میں اور سختی سے ان لوگوں کے جواب دیتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔ اس طرح صرف ایک گناہ نہیں کر رہے بلکہ ہم اس گناہ کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں کہ نئی نسل کو بھی احمدیت سے دور کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار مختلف طریقوں سے ہمیں سمجھایا کہ ہمیں صبر کا دامن پکڑے رہنا چاہئے اور آپ فرماتے ہیں یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس

مقابلے سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں۔ دلیل ان کے پاس رہی نہیں عاجز آ چکے ہیں اور اس لئے دلیل نہ ہونے کی وجہ سے وہ گالیاں دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کفر کے فتوے لگائیں جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افترا اور بہتان لگائیں وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں آتا ہے۔ میں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں۔ ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھلائیں۔ یقینا یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر عقل و فکر کی قوتوں میں اضافہ کرنا ہے دل و دماغ میں نور پیدا کرنا ہے تو غصہ اور جوش کو ہمیں دبانے کی ضرورت ہے ہر وقت تبھی اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں گے۔ غرض فرمایا کہ اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ استغفار بہت زیادہ کیا کرو جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ فرمایا ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار توبہ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نماز کو ادا کرنا ہے۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم پی پی ناظم الدین صاحب آف پنگاڑی کیرالہ انڈیا کا ہے جو 3 رمئی کو ٹرین کے حادثے میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 12 May 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB